بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۹

یوم۔ اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ ۱۵ احسان ۱۳۴۸ ہش ۵ جون ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۳۷

اخبار احمدیہ

ــ• ربوہ ۱۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ــ• ربوہ ۱۴ احسان۔ حضور ایدہ اللہ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے متعدد گزشتہ خطبات جمعہ کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اسلام کے پیش کردہ نہایت درجہ پرحکمت اقتصادی نظام کی بے مثل بنیادی خصوصیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا۔ کہ اسلام کا اقتصادی نظام اللہ تعالیٰ کی چار امہات الصفات اور ان میں سے بھی علی الخصوص رب العالمین کی صفت پر مبنی ہے۔ حضور نے بتایا کہ اسلام کے اقتصادی نظام میں ہر انسان کے ان جملہ حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ جو ہر انسان کی فطری استعداد کے مطابق اس کی جسمانی روحانی ذہنی اور اخلاقی نشوو ارتقا کے لئے ضروری ہیں۔ اور ہر ایسی چیز کی نفی کی گئی ہے جس سے اس نشوو ارتقاء پر برا اثر پڑتا ہو۔

ــ• ربوہ ۱۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ چار پانچ روز سے پھر زیادہ ناساز چلی آ رہی ہے۔ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ سر درد کی تکلیف میں تو کمی ہے۔ لیکن ٹانگ میں درد بدستور ہے۔ اور طبیعت پہلے کی طرح ناساز ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

ــ• لاہور ۱۴ احسان۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ سلمہا بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پچھلے دنوں گلے کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کے بعد کمزوری بہت زیادہ ہو گئی تھی۔ اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ البتہ کچھ کمزوری ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ــ• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔" (افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید نے انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان کئے ہیں

یہ قرآن ہی ہے جس نے طبعی حالتوں اور اخلاق فاضلہ میں فرق کر کے دکھلایا ہے

"ایسی کامل کتاب (قرآن) کے بعد کس کتاب کا انتظار کریں جس نے سارا کام انسانی اصلاح کا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور پہلی کتابوں کی طرح صرف ایک قوم سے واسطہ نہیں رکھا بلکہ تمام قوموں کی اصلاح چاہی اور انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان فرمائے۔ وحشیوں کو انسانیت کے آداب سکھائے۔ پھر انسانی صورت بنانے کے بعد اخلاق فاضلہ کا سبق دیا۔

یہ قرآن نے ہی دنیا پر احسان کیا کہ طبعی حالتوں اور اخلاقِ فاضلہ میں فرق کر کے دکھلایا اور جب طبعی حالتوں سے نکال کر اخلاقِ فاضلہ کے محل عالی تک پہنچایا تو فقط اسی پر کفایت نہ کی بلکہ اور مرحلہ جو باقی تھا یعنی روحانی حالتوں کا مقام اس تک پہنچنے کے لئے پاک معرفت کے دروازے کھول دیئے اور نہ صرف کھول دیئے بلکہ لاکھوں انسانوں کو ان تک پہنچا بھی دیا۔ پس اس طرح پر تینوں قسم کی تعلیم جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کمال خوبی سے بیان فرمائی۔ پس چونکہ وہ تمام تعلیموں کا جن پر دینی تربیت کی ضرورتوں کا مدار ہے کامل طور پر جامع ہے۔ اس لئے یہ دعوےٰ اس نے کیا کہ میں نے دائرہ دینی تعلیم کو کمال تک پہنچایا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

یعنی آج میں نے دین تمہارا کامل کیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا اور میں تمہارا دین اسلام ٹھہرا کر خوش ہوا۔ یعنی دین کا انتہائی مرتبہ وہ امر ہے جو اسلام کے مفہوم میں پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ محض خدا کے لئے ہو جانا اور اپنی نجات اپنے وجود کی قربانی سے چاہنا اور طریق ہے۔ اور اس نیت اور اس ارادہ کو عملی طور پر دکھلا دینا۔ یہ وہ نقطہ ہے جس پر تمام کمالات ختم ہوتے ہیں۔ پس جس خدا کو فلسفیوں نے شناخت نہ کیا قرآن نے اس سچے خدا کا پتہ بتایا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۲-۹۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرو تا کہ وہ مقصدِ حیات پورا ہو جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اوامر و نواہی کی پابندی کرتے ہیں انہیں وہ اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کر لیتا ہے

عبادت کے پانچویں چھٹے اور ساتویں اہم تقاضے جن کی طرف مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ میں ہمیں توجہ دلائی گئی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ ماہ شہادت ۱۳۴۸ ش مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۶۹ء

بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

(الذّٰریٰت آیات ۵۶، ۵۷)

وَمَآ أُمِرُوْٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (البیّنۃ)

اس کے بعد فرمایا:

گزشتہ جمعہ میں میں نے بتایا تھا کہ ان آیاتِ قرآنیہ پر مجموعی غور کرنے سے جو مضمون ہمارے ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے

جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے

اس لئے میری طرف سے جو پیغام رُسل کے ذریعہ اور بہترین رنگ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جنّ و انس کی طرف بھیجا جاتا رہا ہے یا بھیجا گیا ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ اپنے رب کی عبادت کرو وَمَآ أُمِرُوْٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ تا کہ جس غرض اور جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے وہ مقصدِ حیات پورا ہو نیز یہ حکم دیا ہے کہ اس عبادت کے تمام تقاضوں کو پورا کرو۔

عبادت کے تقاضوں کا ذکر مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ میں ہے اَلدِّیْن کے مختلف معانی مختلف تقاضوں کی طرف ہماری راہ نمائی کرتے ہیں۔ چار تقاضوں کے متعلق جو عبادت سے وابستہ ہیں میں گزشتہ خطبہ میں مختصراً بیان کر چکا ہوں۔ پانچواں تقاضا جو یہ حکم بنی نوع انسان سے کرتا ہے کہ صرف اور صرف اللہ کی عبادت کی جائے۔ یہ ہے کہ اَلدِّیْن کے معنی اَلْحُکْم یعنی حکم کے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عبادت یہ نہیں کہ تم میرے بتائے ہوئے طریق پر نماز یا نماز باجماعت ادا کرو یا دوسری عبادات بجالاؤ لیکن ان احکام سے جو اوامر و نواہی کی شکل میں تمہاری زندگی سے تعلق رکھنے والے ہیں غافل ہو جاؤ۔ کبھی غیر کی طرف دیکھو اور اس کا حکم ماننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کبھی اپنے نفسوں کے اندر جھانکو اور ہوائے نفس تمہیں خدا تعالیٰ سے دور لے جانے لگے۔ عبادت سے یہ مراد نہیں بلکہ عبادت مخصوص اطاعتِ حکم کو چاہتی ہے۔ یعنی حکم اللہ ہی کا جاری ہو۔ اس معنی کی طرف سورۃ یوسف میں بڑی وضاحت سے توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا۔ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ (آیت ۶۸) حکم صرف اللہ کا ہے أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ إِيَّاهُ (آیت ۴۱) اس نے یہ حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہیں کرنی۔ اس سے وضاحت ہو جاتی ہے کہ ہمیں صرف اللہ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ اور

خالصۃً اللہ کی عبادت کے معنی یہ ہیں

کہ حکم اسی کا جاری ہو۔ اور ہمیں دو شکلوں میں اس کا حکم جاری نظر آتا ہے۔ ایک تو انسان کے دائرہ اختیار کو علیحدہ کر لیں تو اس میں ہمیں یہ نظر آتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا حکم اس طرح جاری ہوتا ہے کہ جو وہ کہتا ہے اس کی مخلوق وہی کرتی ہے۔ فرشتوں کے متعلق انکی صفت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ قرآن کریم نے کہا ہے کہ جو انہیں کہا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے ایک لطیف استدلال اور بھی کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر وہ چیز جو اس طرح خدا تعالیٰ کا حکم مانتی ہے۔ کہ اس کو انکار کا اختیار نہیں وہ

فرشتوں کے وجود میں

آگئی ہے۔ یعنی وہ بھی فرشتہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا کا ہر ذرہ فرشتہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جو بھی حکم ہو۔ وہ اس کے سامنے سر اطاعت خم کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ ممکن نہیں۔ اسے یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ جو اللہ اسے کہے وہ نہ کرے۔ پس ہر وہ چیز جو خدا کا حکم اس طرح مانتی

ہے اور اسے انکار کا اختیار نہیں۔ وہ فرشتوں کی صف میں آ کر کھڑی ہوتی ہے۔

بہرحال اس مخلوق دنیا میں حکم اللہ ہی کا چلتا ہے اور جس دنیا کا میں ذکر کر رہا ہوں اس میں تو عدمِ اطاعت کا امکان اور گنجائش ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے قانون نے اس کی مخلوق کو جکڑ رکھا ہے۔ اور اس طرح جکڑا ہے کہ انسانی عقل ششدر اور حیران رہ جاتی ہے۔ کہ اس نے بے شمار صفات ایک ذرّہ ناچیز میں پیدا کر دیں اور وہ

الٰہی قوانین کے مطابق

خدا تعالیٰ کے حکم اور منشاء کے مطابق کام کرتا چلا جاتا ہے۔ ابھی ہم نے اٹامک انرجی (ایک ذرّہ کے اندر جو طاقت مخفی تھی اُس) کا علم ایک حد تک حاصل کیا ہے۔ لیکن بڑا احمق ہوگا وہ سائنسدان جو یہ سمجھے کہ ذرّہ کی طاقت کا سارا علم ہمیں حاصل ہو گیا ہے۔ آگے دیکھیں اسے کیا ملتا ہے۔ لیکن بہرحال اتنی بڑی طاقت کو اللہ تعالیٰ کے حکم نے ایک معمولی سے ذرّہ کے اندر بند کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے اس قسم کے اجراء کا ذکر اپنی ایک فارسی نظم میں بڑے لطیف پیرایہ میں کیا ہے کہ درخت کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں گاڑ دیا۔ اب وہ گھوڑے کی طرح کود پھر نہیں سکتا (گھوڑے پر اس نے بعض اور قوانین لگا دیئے) جن درختوں کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ تم موسم خزاں میں پت جھڑ کرو گے۔ وہ موسم خزاں میں ہی پت جھڑ کرتے ہیں۔ جن درختوں کو اس نے کہا کہ تم موسم بہار میں پت جھڑ کرو گے وہ موسم بہار میں ہی پت جھڑ کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کوئی درخت اپنی مرضی سے اپنے پتے جھاڑ کر اور ننگ دھڑنگ ہو کر دنیا کے سامنے آ جائے مثلاً موسم خزاں میں پتے جھاڑنے والے درخت موسم بہار میں آئیں اور کہیں کہ ہم ان درختوں کی طرح جو موسم بہار میں پہلے پتے جھاڑ کر نئے پتے نکالتے ہیں۔ اپنے پتے جھاڑ کر بہار کے موسم میں نیا لباس پہنیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہم نے جو لباس تمہیں دینا تھا۔ وہ موسم خزاں میں ملتا ہے موسم بہار میں ہم تمہیں وہ لباس نہیں دے سکتے۔

بہرحال

ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا حکم جاری ہے

انسان نے سائنس میں بڑی ترقی کی ہے۔ لیکن کوئی سائنس دان بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور نہ کرتا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑ کر کچھ حاصل کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے قانون کو نہ سائنس دان توڑتا ہے۔ اور نہ توڑ سکتا ہے۔ چاہے وہ خدا کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو۔ اگر وہ خدا کو نہ مانتا ہو۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے قانون کی بجائے قانونِ قدرت کہہ دیگا اللہ تعالیٰ کے نئے سے نئے احکام اور قوانین انسان کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ کہ کوئی سائنسدان اللہ تعالیٰ کے کسی قانون کو توڑ کر کوئی نئی چیز بنائے۔ یہ کسی سائنسدان کا دعوےٰ نہیں اور نہ یہ بات اس کے دماغ میں آ سکتی ہے۔ چاہے وہ خدا کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو۔ غرض ایک تو اس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم جاری ہوتا ہے۔

دوسرا مظہر

اللہ تعالیٰ کے حکم کے اجراء

کا ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اس نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی جسے اس نے کہا کہ میں تجھے بعض ایسے احکام دوں گا۔ جن کے متعلق تجھے یہ قدرت اور اختیار بھی دوں گا کہ اگر تو چاہے تو ان کا انکار کر دے۔ اب ایک ظاہر بین نگاہ میں (جو محض ظاہر کو دیکھتی ہے) گویا انسان نے خدا کا حکم توڑ دیا۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا کا حکم اس معنی میں جاری نہیں تھا۔ حالانکہ حکم کو توڑنے کی طاقت اور قوت اللہ تعالیٰ نے ہی اسے دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک انسان کو جو خدا کے حکم کو بشاشت کے ساتھ اپنی مرضی اور اختیار سے قبول کرنے والا ہو پیدا ہی نہ کرتا۔ تو یہ شکل ہمارے سامنے نہ آتی۔ اللہ تعالیٰ کا ایسی مخلوق پیدا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ دنیا کو یا فرشتوں کو یا شیطان کو یہ بتلائے کہ ہم نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے۔ کہ جو اپنے اختیار اور اپنی مرضی سے ہمارے احکام کے نیچے اپنی گردن رکھتی ہے۔ خواہ ایسا کرنے میں دنیوی اور جسمانی طور پر اسے کتنی ہی تکلیف کیوں محسوس نہ ہو لیکن

اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے

کہ خدا تعالیٰ کا حکم اپنی پوری شکل میں یہاں بھی جاری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا صرف یہ حکم نہیں کہ تم میری عبادت کرو اور اس کے تقاضوں کو پورا کرو بلکہ جو حکم اور فیصلہ اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے یہ ہے کہ تم میرے احکام اوامر و نواہی کی پابندی کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو میں تمہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کروں گا۔ اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ یہ ہے پورا بنیادی حکم جو اس آزاد انسان کی دنیا میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اس حکم کو کوئی شخص توڑ نہیں سکتا۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑوں گا۔ اور جن باتوں سے رکنے کی اس نے مجھے تعلیم دی ہے۔ وہ میں کروں گا اور پھر بھی میں خدا کی جنت میں چلا جاؤں گا۔ یہ ہو نہیں سکتا حکم خدا کا ہی جاری ہے۔ خدا کی جنت میں وہی جائے گا جو برضا و رغبت اپنے اختیار اور مرضی اور بشاشت سے قربانیاں دیتے ہوئے ان احکام کو خلوص نیت کے ساتھ اپنی زندگی میں پورا کرے گا۔ اسی کے نتیجہ میں اسی کو جنت ملتی ہے۔ مگر وہ بدقسمت اور بدبخت گروہ جو اپنے رب کی عظمت اور اس کے جلال کو پہچانتا نہیں وہ اپنی مرضی سے اور اس اختیار سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے اللہ تعالیٰ کے احکام کے ایک حصہ کو بظاہر توڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل وہ اسے توڑ نہیں رہا۔ دراصل اس کے سامنے دو راستے ہیں ان دونوں راستوں میں سے غلط راستہ کو جو مستقیم نہیں وہ اختیار کرتا ہے لیکن پہنچتا وہی ہے جہاں اسے یہ غلط راستہ پہنچاتا ہے۔ یعنی دوزخ میں۔ یہ نہیں کہ وہ غلط راستہ پر چلنا شروع کر دے اور اسی غلط راستہ کو مجبور کرے کہ وہ اسے جنت تک پہنچا دے۔ یہ بات ہمیں نظر نہیں آتی۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم میرے اوامر کو اور میرے نواہی کو خالصۃً میرے لئے قائم کرو دنیا میں میری عظمت اور جلال کو قائم کرو۔ میرے اوامر و نواہی کو اپنے معاشرہ میں اور اپنی زندگیوں میں قائم کرو۔ اور اس محاذ پر جو مختلف حملہ آور ہوں میرے فدائی بنکر ان کا مقابلہ کرو۔ یہ حملے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک اندرونی اور ایک بیرونی۔ تم ان دونوں کا مقابلہ کرو۔

پس کہا مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ جہاں تک میرے احکام۔ اوامر و نواہی کا تعلق ہے تم اخلاص کے ساتھ اور محض اللہ کے لئے ان کو اپنی زندگیوں میں قائم کرو تو تم میری عبادت بجالانے والے ہو گے۔ ورنہ نہیں۔ نفس کی خواہشات ہیں جن کو ہم ہوائے نفس کہتے ہیں سُستیاں ہیں غفلتیں ہیں۔ بے اعتنائی ہے۔

عظمتِ باری اور جلالِ باری کے احساس کا فقدان

یا اس کی کمی ہے۔ یہ ساری چیزیں انسان کو خدا تعالیٰ کے فرمودہ کے خلاف اور اس کے احکام کے خلاف لے جاتی ہیں۔ پس خدا نے کہا کہ مَیں نے تمہیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ معاشرہ کے متعلق۔ اقتصادیات کے متعلق۔ سیاست کے متعلق یا جس دائرہ کے اندر بھی تمہیں غلبہ ملے یا تمہیں راعی بننے کی توفیق ملے اس کے اندر میرا حکم جاری ہونا چاہیئے۔ اگر تم اس دائرہ میں میرے حکم کے اجراء کی کوشش کرو گے تو تم میرے سچے اور حقیقی عبادت گذار بندے بنو گے ورنہ نہیں بنو گے۔

پس

پانچواں تقاضا

اللہ تعالیٰ کی عبادت کا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے یہ ہے کہ اس کے حکم کو ہم قائم کرنے والے ہوں اور اوامر و نواہی کی نگرانی کرنے والے ہوں۔ کہ ہمارے ماحول میں ہمارے نفسوں سمیت خدا کے حکم اور امر کے خلاف کوئی نہ جائے۔ اور اس نے ہماری روحانی اور جسمانی ترقیات کے لئے جو پابندیاں ہم پر لگائی ہیں ان کا احترام کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلہ میں نفسانی خواہشات۔ اور ارادوں کو کچھ نہ سمجھا جائے اور اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ کوئی دوسری ایجنسی۔ کوئی دوسرا گروہ یا جماعت اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی میں اپنے اثر و رسوخ کے نتیجہ میں کوئی خرابی نہ پیدا کرے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم عبادت کے اس تقاضا کو پورا کرو گے تو تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاؤ گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا (الطور: ۴۹) جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی پر ثبات قدم دکھاتا ہے اور استقلال اور استقامت کے ساتھ ان پر قائم ہو جاتا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کا خیال نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں آسکتا۔

چھٹا تقاضا

جو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہم سے کرتی ہے یہ ہے کہ انسان اپنی اس زندگی میں بہت سی عادتیں پیدا کر لیتا ہے۔ وہ عادتیں پختہ ہو جاتی ہیں۔ ان عادات کے متعلق بھی ہر وقت ہوشیار اور چوکنا رہ کر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیئے۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ اَلدِّيْنُ کے ایک معنی عادت کے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے اندر یا ان لوگوں میں جن کے تم راعی مقرر کئے گئے ہو کوئی ایسی عادت نہیں پیدا ہونی چاہیئے جو عبادت میں اخلاص کے سوا کچھ اَور رہو یعنی جو اللہ تعالیٰ سے تعلق کو قائم کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والی ہو۔ ماحول کے بداثرات عاداتِ بد پیدا کر دیتے ہیں اور ان کے بہت بھیانک نتائج نکلتے ہیں۔ تمہاری عادات بھی خالصتاً اللہ کے لئے اور اس کی رضا کی تلاش میں ہونی چاہئیں۔ وہ اس غرض سے ہونی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں حاصل ہو۔

عادات کا تعلق عبادات سے بڑا گہرا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سی جگہ اس پر روشنی ڈالی ہے اور عبادات میں ان کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے مخلص بندے ترقی بھی کرتے رہتے ہیں یعنی وہ اپنی قربانی کو بڑھاتے رہتے ہیں تا ان کو دوہرا ثواب مل جائے۔ بعض انسانوں کی عبادتیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ ہر انسان کی بعض عبادتیں زندگی کے بعض حصوں میں ایسی ہوتی ہیں جن کی اسے عادت نہیں پڑتی۔ نفس اور عبادت میں ایک قسم کا جہاد شروع ہو جاتا ہے۔ اور کبھی سُستی ہو جاتی ہے تو انسان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ لیکن پھر ایسی عادت پڑ جاتی ہے کہ انسان اس کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ مثلاً الٰہی جماعتوں میں اخلاص میں ترقی کرنے والے ہزاروں ہمیں نظر آتے ہیں جو آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اپنے نیک انجام کو پہنچتے ہیں۔ لیکن اِکّا دُکّا ایسا بھی نظر آتا ہے جو اخلاص میں ترقی کرتے کرتے بلند مقام پر پہنچ جانے کے بعد پھر وہاں سے واپس آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ۔ جو لوگ اپنے اندر یا اپنے ماحول میں یا اپنے بچوں میں اچھی عادتیں پیدا نہیں کرتے وہ بڑا خطرہ مول لے رہے ہوتے ہیں۔ بچوں میں کسی نیک کام کی عادت پڑ جائے تو وہ بہت مفید ہوتی ہے۔ مثلاً مسجد میں آنے کی عادت ہے۔ مَیں نے ایسے بچے تو دیکھے ہیں جو چھوٹی عمر کی وجہ سے اور بعض دفعہ تربیت کی کمی کی وجہ سے مسجد میں آتے ہیں تو

آدابِ مسجد کا خیال

نہیں رکھتے لیکن مسجد میں آنے کی عادت بڑی اچھی ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ بعد میں آدابِ مسجد کا خیال بھی رکھنے لگ جائیں گے لیکن اگر بدعادات پڑ جائیں تو نیک اعمال خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ نیک اعمال کے راستہ میں بدعادات روک بن جاتی ہیں ان کے نتیجہ میں غیر کے سامنے بھی جھکنا پڑتا ہے مثلاً بعض قومیں ہیں انہیں ایک خاص اقتصادی معیار کی عادت پڑ جاتی ہے اور جب ان کا یہ معیار خطرہ میں ہوتا ہے تو وہ دوسری قوموں کے سامنے جھک جاتی ہیں۔ وہ انہیں کہتی ہیں کہ ہمیں کچھ دو ورنہ ہم مرے۔ حالانکہ انہیں کوئی حقیقی خطرہ نہیں ہوتا صرف عادت کی وجہ سے وہ موت کا احساس پاتے ہیں۔ مَیں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ اگر ہمارے مُلک میں کپڑا درآمد کرنا بند کر دیا جائے تو ہمارے مُلک کے شاید ۹۹ فیصدی شہری ایسے ہوں گے جن کو اس کا کوئی احساس ہی نہ ہو گا لیکن ایک فیصدی یا شاید ہزار میں سے ایک ایسا بھی ہو گا جو شور مچانا شروع کر دے گا کہ ہم مارے گئے ہم مارے گئے۔ کیونکہ ان کو ہر دوسرے مہینہ نیا سُوٹ اور وہ بھی دو تین سَو روپے فی گز والے کپڑے کا پہننے کی عادت ہوتی ہے۔ اور یہ عادت غیروں کے سامنے جُھکنے پر مجبور کرتی ہے۔ اگر کپڑا میسّر آجائے تو اسکے پہننے میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ خواہش رکھنا کہ باہر سے کپڑا ضرور آتا رہے میرے نزدیک بے غیرتی ہے۔ کئی دفعہ مجھے خیال آتا ہے کہ اگر باہر سے کپڑے کی درآمد بالکل بند کر دی جائے یا باہر سے موٹروں کی درآمد بالکل بند کر دی جائے یا اَور بہت سی چیزیں ہیں اگر انکی درآمد بند کر دی جائے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں ہو گا بلکہ نقصان کی بجائے ہمیں فائدہ ہو گا۔ مثلاً عورتوں کے استعمال کی چیزیں لپسٹک اور فیس پوڈر وغیرہ ہیں ان کی درآمد بند کر دینے سے نقصان کی بجائے مُلک کو فائدہ ہو گا۔

جو مستورات ان چیزوں کا استعمال کر رہی ہیں ان کی صحت پر بھی اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ان کے حقیقی آرام پر بھی اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا ان کی عزّت اور وقار پر بھی اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ان کی جو زندگی خدا کے نزدیک مقدر ہے۔ یعنی عام حالات میں جتنے سال انہوں نے زندہ رہنا ہے اس پر بھی اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن جن مستورات کو ان چیزوں کی عادت پڑ چکی ہے وہ شور مچا دیں گی کہ "ہائے مر گیاں لپ سٹک دے بغیر کس طرح زندہ رہواں دیاں" حالانکہ لپ سٹک کا ان کی زندگی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہاں ان کی عادت کے ساتھ اس کا ضرور تعلق ہے۔ غرض بُری عادتوں میں سب سے زیادہ خرابی یہ ہے کہ وہ انسان کو غیر اللہ کی طرف جھکنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ کوئی انسان اپنی نشوونما اور اپنی ارتقاء کے لئے غیر اللہ کا محتاج نہیں ہے۔ لیکن گندے ماحول کے نتیجہ میں ایسی بُری عادتیں پڑ جاتی ہیں کہ بعض مضحکہ خیز مطالبے شروع ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک لپ سٹک یا موٹر کا سوال ہے یا درآمد کئے ہوئے کپڑوں کا سوال ہے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ان کے استعمال کو ترک کرنے سے قوم کو فائدہ پہنچ سکتا ہے نقصان کوئی نہیں پہنچے گا۔ ان لوگوں کو بھی جن کو مثلاً بڑی بڑی کاریں استعمال کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے اس کا کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جہاں تک کپڑے کا سوال ہے اگلے دس پندرہ سال تک ان کی عادتیں پوری ہوتی رہیں گی کیونکہ انہوں نے اتنے جوڑے بنائے ہوئے ہیں کہ وہ دس پندرہ سال تک چلیں گے۔ صرف جہاں تک روز نئے سوٹ اور جوڑے پہننے کا سوال ہے اس میں ضرور فرق پڑے گا۔

بعض مردوں کو یہ شوق ہوتا ہے

کہ وہ ہر دوسرے تیسرے مہینہ ایک نئے سوٹ میں ملبوس نظر آئیں یا بعض مستورات سمجھتی ہیں کہ ہمیں ہر روز ایک نیا جوڑا پہننا چاہیئے اور یہ نہایت گندی عادت ہے۔ اس کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ غریب طبقہ کے دلوں میں بے اطمینانی پیدا ہوتی ہے۔ ملک میں ہزار قسم کی خرابیاں اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ضرورت پڑے تو دو تین جوڑوں سے بھی آدمی کام لے لیتا ہے۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ روز نیا جوڑا پہنو ہاں اس نے یہ حکم دیا ہے کہ صاف رہو صاف لباس میں ملبوس رہو۔ اور دو جوڑے کپڑے رکھنے والے بھی صاف رہتے ہیں۔ اور میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جن لوگوں کے پاس دس دس جوڑے کپڑے ہوتے ہیں وہ بعض دفعہ اتنے گندے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھا نہیں جاتا ان کے کپڑوں اور جسموں سے بدبو آرہی ہوتی ہے۔

غرض گندی اور بُری عادت خدا سے دُور لے جاتی ہے اور قومی خدمات میں سُستی پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے۔ جس شخص نے حقوق اللہ اور حقوق العباد ہر دو کو ادا کرنا ہو اس کے اندر بُری اور گندی عادت نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر اس میں بُری اور گندی عادت ہے تو یا وہ حقوق اللہ کو ادا نہیں کر سکے گا یا حقوق العباد کو ادا نہیں کر سکے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اس بات کا خیال رکھو کہ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

جو عادت بھی تمہارے اندر پیدا ہو وہ ایسی نہ ہو کہ نیک اعمال میں روک بنے غیر اللہ کے سامنے جھکنے پر مجبور کرے حقوق العباد کی ادائیگی میں روک پیدا کرے۔ اس کے مقابلہ میں ایسی عادات ڈالو جن کے نتیجہ میں نیک اعمال بشاشت سے سرزد ہوتے رہیں۔ جن کے نتیجہ میں انسان اپنی طبیعت اور عادت سے مجبور ہو جائے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود رہے اور اس کے ذکر میں محو رہے۔ اور جن کے نتیجہ میں جب اللہ تعالیٰ کے احکام کو دیکھ کر بنی نوع انسان کی ہمدردی جوش میں آئے تو ہر انسانی عادت بنی نوع انسان کی ہمدردی پر اسے مجبور کر رہی ہو اور قومی خدمت میں سُست نہ کر دے۔

ساتواں تقاضا

اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے ہم سے یہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس دُنیا کا نظام کچھ اس طرح بنایا ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے ماحول میں ایک حاکم کی حیثیت رکھے گا اور وہ اپنے ماحول پر غالب ہوگا۔ تم راعی بن جاؤ گے۔ ایسے حالات میں تم میں سے جسے جس حد تک غلبہ اور طاقت اور اثر اور نفوذ حاصل ہو وہ اسے اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دے یعنی وہ اپنے غلبہ اور طاقت کا غلط استعمال نہ کرے بلکہ اس کا ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ اللہ کی رضا اور خوشنودی اسے حاصل ہو۔ اور جو کچھ کیا جائے اس کی اطاعت میں کیا جائے۔

ہمارے ہاں کہتے ہیں "اللہ مالک ہے"۔ یہ محاورہ بڑا پیارا ہے حقیقت یہی ہے کہ اللہ ہی مالک ہے۔ اللہ کے سوا وہ کونسی ہستی ہے جو کسی چیز کی بھی مالک ہو۔ اور جو بھی غلبہ اور طاقت ملتی ہے وہ خدا تعالیٰ سے ہی ملتی ہے۔ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ (بقرہ ۲۴۸) اللہ جسے چاہتا ہے طاقت اور غلبہ اور حکومت دیتا ہے۔ حکومت سے مراد صرف کسی قوم یا ملک کی بادشاہت نہیں بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک گھر کا ایک بادشاہ ہے۔ اپنے ماحول کا ایک بادشاہ ہے سکول کا ایک بادشاہ ہے یعنی اپنے اپنے ماحول میں ہر ایک کو طاقت اور غلبہ حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ملک اور طاقت اور غلبہ اور بادشاہت تو اللہ کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی حکمتِ کاملہ سے اپنے بندوں میں سے بعض کو کسی نہ کسی رنگ میں غلبہ یا اثر و رسوخ دیتا ہے۔ طاقت عطا کرتا ہے اس لئے تم اس طاقت اور غلبہ اور اثر کو اسی طرح استعمال کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جس طرح اس نے ایک اور آیت میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ (فاطر: ۱۴)

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ (التغابن: ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ رب ہے۔

ساری بادشاہت اور غلبہ اور طاقت اسکو حاصل ہے

جہاں تک تمہارا تعلق ہے لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ تم اپنی زندگیوں کو اس طرح گزارو کہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اور اس کے مالک ہونے کا احساس دُنیا میں پیدا ہو۔ اور یہ احساس پیدا ہو کہ وہ تمام تعریفوں

کا مستحق ہے کیونکہ جو اس کے بندے بن جاتے ہیں وہ ایسے کام کرتے ہیں کہ انسان کو مجبور ہو کر ان کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ اور جب انسان کو مجبور ہو کر اللہ کے بندوں کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ تو اللہ جس نے اس بندہ کو پیدا کیا کس قدر تعریف اور حمد کا مستحق ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنی طاقت کے استعمال میں تمام بدیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائے کہ انسانی عقل اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ جس اللہ کی طرف یہ منسوب ہونے والا ہے اس کی حمد۔ اس کی تعریف الفاظ اور بیان سے باہر ہے۔ ایسے انسان میں تکبر نہیں پیدا ہوتا کیونکہ جب انسان اس یقین پر قائم ہو کہ تمام طاقت اور غلبہ اور بادشاہت اللہ کی ہے۔ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَّشَاءُ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اللہ کی منشاء اور ارادہ سے ملتا ہے تو پھر اس کی اپنی تو کوئی خوبی نہ رہی۔ اس لئے اس کی زبان پر اپنی بڑائی کی بجائے لَا فَخْرَ کا نعرہ ہوتا ہے۔ یعنی وہ کہے کہ مجھ میں کوئی فخر کی بات نہیں۔ میں اپنے اندر کوئی خوبی نہیں پاتا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے رحم اور فضل سے مجھے یہ عطا کیا ہے اور ایسا شخص کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جو اللہ کی مخلوق کو دُکھ پہنچانے والا ہو۔ ایسا انسان کبھی ظالم نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ اس یقین پر کھڑا ہوگا کہ بادشاہت اللہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے (باپ ہونے کی حیثیت سے، ماں ہونے کی حیثیت سے، ماسٹر ہونے کی حیثیت سے یا پرنسپل ہونے کی حیثیت سے، اپنی جماعت کے صدر یا سیکرٹری ہونے کی حیثیت سے یا دوسری ہزار حیثیتوں میں) انسان کو طاقت اور غلبہ ملتا ہے صرف کسی ملک یا قوم کی بادشاہت کی حیثیت سے ہی نہیں۔ انسان یہ کہتا ہے کہ یہ طاقت اور غلبہ تو دراصل خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ وہی ہر چیز کا مالک ہے۔ اس نے مجھے طاقت اور غلبہ بیا جس کا وہ منبع اور سرچشمہ اور حقیقی مالک ہے اس لئے شامل کیا ہے کہ میں اس کی مخلوق کی بھلائی کے کام کروں۔ ایسا انسان ظلم کر ہی نہیں سکتا۔

غرض

اَلدِّيْنُ کے ایک معنی

غلبہ کے بھی ہیں اور صحیح عبادت کا ساتواں تقاضا یہ ہے کہ وہ غلبہ مُخْلِصِيْنَ لَهٗ ہو یعنی خالص اللہ کے لئے انسان اپنے اپنے ماحول میں اپنے غلبہ کا استعمال کرنے والا ہو اور خدا کی حمد کے جذبہ کو انسان کے دل میں پیدا کرنے والا ہو۔ تکبر اور ظلم اور دوسری ایسی برائیاں جو اللہ کی طرف منسوب ہونے والوں میں نہیں پائی جانی چاہئیں وہ اس میں نہیں پائی جانی چاہئیں۔

باقی حصہ میں انشاء اللہ پھر بیان کروں گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایمان اور اس کے ارکان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ۔

(ترمذی کتاب الایمان باب فی وصف جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الایمان والاسلام صفحہ $\frac{85}{2}$)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بالوں کا رنگ سیاہ تھا نہ وہ مسافر لگتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آیا اور آنحضرتؐ کے گھٹنے کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر باادب بیٹھ گیا اور عرض کیا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یوم آخرت کو مانے۔ اور خیر اور شر کی تقدیر اور اس کے صحیح صحیح اندازے پر یقین رکھے۔

(۲)

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ، شُعْبَةً: فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ۔

(بخاری کتاب الایمان باب امور الایمان الخ صفحہ $\frac{6}{1}$ ۔ مسلم $\frac{29}{1\text{-}1}$)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی کچھ اُوپر ستر یا کچھ اُوپر ساٹھ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے اور ان میں سے کم تر راستے میں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(۳)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تراحم المؤمنین وتعاطفهم وتعاضدهم صفحہ $\frac{186}{2}$)

٭ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی مثال جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آتے ہیں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ اگر بیمار ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیداری بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے ٭

ایک دُور افتادہ نو مسلم گاؤں میں مسجد کی تعمیر

نو مسلم دوستوں کے اخلاص اور جذبۂ ایثار کے ایمان افروز نظارے

(از مکرم ملک رشید احمد صاحب طیب انسپکٹر ارشاد وقفِ جدید)

خاکسار کو گزشتہ ماہ نگرپارکر کے علاقہ کا دورہ کرنے کا موقعہ ملا۔ وہاں ایک مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں نو مسلم احباب کے اخلاص اور جذبۂ ایثار کے ایمان افروز نظارہ سے متاثر ہو کر یہ چند سطور قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

نگرپارکر ضلع تھرپارکر میں وہ دُور افتادہ مقام ہے جو تھر کے صحرا کے پرلے کنارے پر واقع ہے وہاں پہنچنا خاصہ جان جوکھوں کا کام ہے اس علاقہ میں سب سے پہلے ۱۳۴۲ ہجری شمسی (۱۹۶۳ء) میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی مشن ایک آنریری معلم مکرم سعید احمد صاحب ڈسپنسر کے ذریعے قائم کیا گیا جن کو صرف اخراجات سفر ادا کئے گئے۔ اور سخت نامساعد حالات میں انہوں نے وہاں بڑی ہمت سے روزی خود کما کے تبلیغِ اسلام کے فرائض سرانجام دیئے۔

یہ وہ علاقہ ہے جہاں ہندو آبادی غالب اکثریت میں ہے۔ یہاں تک کہ اکثر دیہات میں مسلمان نام کو بھی نہیں ملتا۔ مکرم سعید احمد صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں دو تین سال کے اندر وہاں تین چار ہندوؤں نے اسلام قبول کر لیا۔ بعد ازاں مکرم سعید احمد صاحب کے چلے جانے پر کچھ عرصہ تک اس علاقے سے ہمارا تبلیغی تعلق ٹوٹ گیا۔ البتہ نو مسلموں سے بذریعہ خط و کتابت کبھی کبھار رابطہ رکھا جاتا رہا۔

وقفِ جدید کا باقاعدہ مشن ۱۳۴۵ ہش (۱۹۶۶ء) میں قائم کیا گیا۔ اور یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ تمام نو مسلم خدا تعالیٰ کے فضل سے باوجود مخالفت کے ایمان پر قائم تھے۔ یہاں تک کہ بھولپورہ میں جو اچھوت قوم کا ایک گاؤں تھا ہمارے ایک نو مسلم دوست کے ساتھ ایسی نفرت کا سلوک کیا گیا کہ اُس کا مکان گاؤں سے باہر الگ کر دیا گیا تاکہ گاؤں کی دوسری آبادی بزعم خود اِس نو مسلم کے وجود سے نجس نہ ہو جائے۔ بہر حال جب یہاں باقاعدہ مشن کے ذریعہ از سرِ نو کام شروع کیا گیا تو گو ابتدائی دو تین سال تک سخت مشکلات درپیش رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر ان لوگوں کے دل ایسے بدلے کہ اسی گاؤں بھولپورہ میں جہاں صرف ایک نو مسلم سالہا سال تک اپنی برادری سے منقطع زندگی بسر کرتا رہا۔ اب صرف ایک ہندو گھرانہ باقی رہ گیا ہے بقیہ تمام گاؤں خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہو چکا ہے اور وہ لوگ جو پہلے مسلمانوں کو نجس سمجھ کر اُن کے ساتھ کھانا پینا پسند نہ کرتے تھے اب اپنے ہندو رشتہ داروں کے ساتھ کھانے پینے سے اِس بناء پر کراہت محسوس کرتے ہیں کہ وہ بوجہ شرک کی آلودگی کے روحانی اور جسمانی دونو لحاظ سے ناپاک ہیں۔ چنانچہ اسی گاؤں میں جہاں کبھی ایک نو مسلم کا بائیکاٹ کیا گیا تھا اب پانچ سالہ بچی نے اپنے نانا کے گھر کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو بتایا کہ میں اس لئے اس کے گھر کھانا نہیں کھاتی کہ وہ ابھی تک بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تائید میں جو زندگی بخش ہوا وہاں چلائی ہے وہ اب ایک گاؤں تک محدود نہیں رہی بلکہ بفضلِہٖ تعالیٰ اس وقت وہاں ۹ دیہات میں نو مسلم جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور ۱۲ دیہات میں گو جماعتیں قائم نہیں لیکن اکّا دکّا دوستوں نے قبولِ حق کر لیا ہے اور مزید جنتوں کی بھاری توقع ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نو مسلم اپنے علاقہ کے مبلّغ بن رہے ہیں اور اپنے رشتہ داروں اور دیگر غیر مسلموں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ جہاں کبھی بتوں کی پوجا ہوتی تھی وہاں اب اذانوں کے ذریعہ اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور مساجد میں خدائے واحد کی پرستش کی جاتی ہے اس علاقے کے گاؤں سندھیا کا ونڈیا میں آج کل ایک مسجد کی تعمیر کی جا رہی ہے جو اس علاقے کی دوسری بڑی مسجد ہے جس کے ساتھ معلّم کی رہائش گاہ اور چھوٹے سے مہمان خانہ کی عمارت بھی تعمیر کی جا رہی ہے۔

جب مَیں دورہ پر اس گاؤں میں پہنچا تو میرے لئے اِس مسجد کی تعمیر کا نظارہ نہایت ہی ایمان افروز تھا اسے دیکھ کر دِل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔ باوجود اس کے کہ علاقہ نہایت گرم ہے اور بارش کی کمی کی وجہ سے خطرناک قحط سالی کا دور دورہ تھا لوگ فاقوں اور پیاس سے تنگ آ کر سندھ کے زرخیز علاقے میں ہجرت کر رہے تھے لیکن اس گاؤں کے نو مسلم باشندوں نے حیرت انگیز جانی اور مالی قربانی کا نمونہ دکھایا۔ چھت کے لئے جتنی لکڑی درکار تھی وہ بطور چندہ دی، اور معلمین کے ساتھ مل کر تعمیر کا سارا کام وقارِ عمل کے ذریعہ سرانجام دیا۔ دورانِ تعمیر پانی بھی تقریباً ۲ فرلانگ سے مٹکوں کے ذریعہ بھر بھر کر لاتے رہے جو ایک نہایت پُر مشقت کام تھا۔ اس علاقے میں پانی اتنی مشکل سے دستیاب ہوتا ہے کہ بعض جگہوں میں فی مٹکا ۵۰ پیسے قیمت دینی پڑتی ہے اس وقارِ عمل سے سلسلے کو جو مالی فائدہ پہنچا ہے وہ ایک خطیر رقم بن جاتی ہے۔ اس امر کے اندازے کے لئے کہ سلسلے کو اس طوعی تعمیر سے جو محض خدمت کے جذبے کے تحت کی گئی کتنا مالی فائدہ پہنچا ہے۔ یہ ذکر بے جا نہ ہو گا کہ قبل ازیں علاقہ کی سب سے پہلی مسجد اور ملحقہ کوارٹر کی تعمیر پر جن کا رقبہ کم و بیش اتنا ہی تھا سلسلے کا ساڑھے پانچ ہزار روپیہ خرچ آیا تھا لیکن چند سال کے اندر ہی اس علاقے کے نو مسلموں کے ایمان میں اس قدر ترقی ہوئی کہ ایسے سخت حالات میں بھی کہ جب اُس علاقے کے لوگ مزدوری کے لئے سندھ کے نہری آب پاشی کے علاقوں کی طرف منتقل ہو رہے تھے۔ اِس گاؤں کے باشندے سخت تنگی کے باوجود محض مسجد کی تعمیر کی خاطر وہاں ٹھہرے رہے اور ایک پائی کا معاوضہ لئے بغیر تعمیر کا کام مکمل کرنے کا عزم کر لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

تعمیرِ مسجد کے دوران کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا جوان اور کیا بوڑھے حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی نہایت والہانہ جوش کے ساتھ سارا سارا دن کام کیا عورتیں اینٹیں اٹھا کر آدھے راستے تک لاتی تھیں جہاں سے ان کے مرد آگے اینٹیں لے کر مسجد تک پہنچاتے تھے۔ ان میں سے بعض معلمین کے ساتھ جنہوں نے معماری کے فرائض انجام دیئے اینٹیں وغیرہ پکڑانے کا امدادی کام کر رہے تھے بچے بھی حسبِ توفیق ایک ایک دو دو اینٹیں اٹھا کر اپنے بڑوں کے ساتھ برابر اِس کارِ خیر میں شریک رہے۔

جب میں وہاں سے واپس ربوہ کے لئے روانہ ہوا تو اس کام کو تقریباً ۱۲ دن ہو چکے تھے اور ابھی نصف کے قریب کام باقی تھا۔

احباب جماعت اپنے ان نو مسلم بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اخلاص میں مزید برکت ڈالے اور ان کے دوسرے رشتہ داروں کو بھی حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۰ر احسان (جون) ۱۹۶۹ء

وعدہ جات تحریک جدید بھجوانے کی آخری تاریخ ہے

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں وعدوں میں مجموعی طور پہ چالیس فی صد اضافہ پیش کرنا ہر جماعت کا فرض ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستِ دُعا

مولانا مولوی عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی سے تحریر فرماتے ہیں کہ عزیزہ بشریٰ سعادت صاحبہ بنت مکرم سعید خالد صاحب کراچی بیمار ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۲۔ خاکسار کے چچا محمد صدیق صاحب ابن محمد حسین صاحب کھوکھر والی ضلع سیالکوٹ میں سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی خدا ان کو جلد صحت عطا فرمائے (رشید احمد مبشر انسپکٹر تحریک جدید وکالت مال اوّل ربوہ)

تاریخ اسلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیّت

جمادی الاخریٰ ۱۳ سنہ ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ دو ہفتے تک شدید بخار رہا۔ جسم کے کمزور تھے۔ عمر کا تقاضا۔ تپ کی شدت جلد نڈھال ہو گئے۔ اٹھنا بیٹھنا موقوف ہو گیا۔ آپ کی جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ امامت کا فریضہ انجام دینے لگے۔ جب موت کی تصویر آنکھوں کے آگے پھرنے لگی۔ تو اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو طلب کر کے تقرر خلیفہ کے باب میں مشورہ کیا۔ اسی مشورہ میں حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت عثمانؓ کو بلا کر حسب ذیل وصیت نامہ تحریر کرایا۔

"یہ وہ عہد ہے۔ جو ابوبکر خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا ہے جب اس کا آخری وقت دنیا میں اور اوّل وقت آخرت میں ہے۔ ایسی حالت میں کافر بھی ایمان لاتا اور فاجر بھی یقین لے آتا ہے۔ میں نے تم لوگوں پر عمرؓ ابن الخطاب کو مقرر کیا ہے۔ اور تمہاری بھلائی اور بہتری میں کوتاہی نہیں کی۔ پس اگر عمرؓ نے صبر و عدل سے کام لیا۔ تو یہ میرا اس کے ساتھ واقفیت تھی۔ اور اگر برائی کی تو مجھے غیب کا علم نہیں اور میں نے بہتری اور بھلائی کا قصد کیا ہے اور ہر شخص کو اپنے نتائج اعمال سے سابقہ پڑتا ہے وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس پہلو پر پھیرے جاتے ہیں)"

بعد ازاں آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وصیت نامہ مجمع میں پڑھ کر سنا دو۔ اور خود بالا خانے پر جا کر لوگوں سے فرمایا "میں نے اپنے کسی رشتہ دار کو خلیفہ نہیں بنایا۔ بلکہ صاحب الرائے حضرات کے باہم مشورے سے عمر فاروقؓ کو خلیفہ مقرر کیا ہے کیا تم اس انتخاب پر صاد کرتے ہو؟" سب نے کہا "بے شک"۔ پھر آپ نے فرمایا "تمہیں چاہیئے۔ کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کہنا مانتے ہوئے اسکی اطاعت کرو"۔ سب نے اطاعت کا اقرار کیا۔ اسکے بعد حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو یوں وصیت کی:۔

"اے عمرؓ! میں نے تمہیں رسول اللہ صلعم کے اصحاب پر اپنا نائب مقرر کیا ہے اللہ تعالےٰ سے ظاہر و باطن ڈرتے رہنا۔ اے عمرؓ اللہ تعالےٰ کے بعض حقوق ہیں جو رات سے تعلق رکھتے ہیں انہیں وہ دن میں قبول نہیں کرے گا۔ اسی طرح بعض حقوق دن سے علاقہ رکھتے ہیں جنہیں وہ رات میں قبول نہیں کرے گا اللہ تعالےٰ نفلوں کو قبول نہیں فرماتا جب تک فرائض ادا نہ کئے جائیں۔ اے عمرؓ! قیامت میں جن کے نیک اعمال بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے اور جن کے اعمال صالحہ کم ہوں گے وہ مصیبت میں مبتلا ہوں گے اے عمرؓ! فلاح و نجات کی راہیں قرآن حکیم پر عمل کرنے اور حق کی پیروی سے ملتی ہیں۔ اے عمرؓ! کیا تم نہیں جانتے کہ ترغیب و ترہیب اور انذار و بشارت کی آیتیں قرآن کریم میں ساتھ ساتھ نازل ہوئی ہیں تاکہ مومن خدا سے ڈرتا اور مغفرت طلب کرتا رہے۔ اے عمرؓ! جب قرآن عزیز میں اہل نار کا ذکر آئے تو دعا کرو۔ اے اللہ! تو مجھے ان میں شامل نہ کرنا اور جب اہل جنت کا ذکر آئے تو دعا کرو کہ اے اللہ! تو مجھے ان میں شامل کر۔ اے عمرؓ! جب تم میری ان وصیتوں پر عمل کرو گے تو مجھے گویا اپنے پاس بیٹھا ہوا پاؤ گے۔"

عرب کا چاند صلی اللہ علیہ وسلم

باقی نہ رہا نام بھی تاریکیٔ شب کا
جس وقت نمودار ہوا چاند عرب کا

آدم ہو کہ داؤد ہو، موسیٰ ہو کہ عیسیٰ
یہ عین حقیقت ہے وہ سردار ہے سب کا

اُمّی تھا مگر سارے زمانہ کا معلّم
اللہ کی ہے دین یہ انعام تھا رب کا

اب اُس کی غلامی کے سوا کوئی بشر بھی
ممکن نہیں حاصل ہو نبوت کے لقب کا

یہ حال بھی دیکھا ہے زمانہ میں کسی نے؟
نازاں تھا فقیری پہ شہنشاہ عرب کا

محمود پہ بھی ایک نظر، شافعِ محشرؐ
اب تیرے سوا کون ہے اُس جانِ بلب کا

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی لاہور چھاؤنی)

اس وصیت سے فارغ ہو کر آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:۔
"بیت المال کا جو قرض میرے ذمہ ہے۔ سے ادا کر دینا"

۲۲-۲۳ جمادی الاخریٰ کی درمیانی شب کو جو سہ شنبہ کی شب تھی دو سال تین مہینے دس دن خلافت کرنے کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا رات ہی کو تجہیز و تکفین کی گئی حضرت عمر فاروقؓ نے جنازے کی نماز پڑھائی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار پہلو میں دفن کئے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر موج برق کی طرح مدینہ بھر میں پھیل گئی۔ کوچہ و بازار میں کہرام مچ گیا اور وصال نبوی کی یاد تازہ ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو بے اختیار اشکبار ہو گئے اور اسی حالت میں آپ کے مکان پر پہنچے پھر دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے ابوبکرؓ اللہ تم پر رحم کرے۔ واللہ تم ساری امت میں سب سے پہلے ایمان لائے اور ایمان کو اپنی سیرت بنایا۔ تم سب سے زیادہ صاحب یقین، سب سے زیادہ غنی اور سب سے زیادہ رسول اللہ کی حفاظت کرتے تھے، سب سے زیادہ مددگار اسلام اور بہی خواہ انام تھے تم خلق فضل ہدایت میں آقائے نامدار سے قریب تر تھے۔ خدا تمہیں اسلام اہل اسلام اور پیغمبر اسلام کی طرف سے بہترین جزا دے تم نے حضورؐ کی تصدیق کی جب دوسروں نے تکذیب کی اور اس وقت غمگساری کی۔ جب دوسروں نے بخل سے کام لیا۔ جب لوگ تائید و اعانت سے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے تم نے کھڑے ہو کر نبی کریمؐ کی امداد کی۔ اللہ نے تمہیں اپنے کلام میں صدیق کہا (وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ) تم اسلام کے سہارے اور کفار کو بھگانے والے تھے نہ تمہاری حجت بے راہ اور نہ بصیرت کمزور تھی۔ تم نے کبھی بزدلی کا اظہار نہ کیا۔ تم پہاڑ کی طرح مستقل مزاج تھے۔ تیز و تند ہوائیں نہ تمہیں اکھاڑ سکیں نہ ہلا سکیں۔ تمہارے متعلق ارشاد نبوی ہے کہ ضعیف البدن، قوی الایمان، منکسر المزاج خدا کے نزدیک عالی مرتبہ زمین پر بزرگ۔ مومنوں میں بڑے ہیں۔ نہ تمہارے سامنے کسی کو لالچ ہو سکتا تھا نہ خواہش۔ کمزور تمہارے نزدیک طاقت اور طاقتور کمزور تھا۔ حتیٰ کہ کمزور کا حق دلا دو اور طاقتور سے حق لے لو۔

محترمہ رشیدہ حسین صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؀

ربوہ ــــ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ رشیدہ حسین صاحبہ ایم اے لیکچرار ریاضی جامعہ نصرت بنت محترم محمد حسین صاحب کاہلوں ریٹائرڈ عربی ٹیچر (مکان نمبر ۹/۲ دار الصدر غربی الف ربوہ) ۱۱ر جون ۱۹۶۹ء کو ۷ بجے شام بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

۱۲ر جون کو نو بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد تدفین قبر پہ دعا محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور مرحومہ کے ضعیف والدین اور دیگر اعزہ کو یہ صدمہ صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

خدا کے فضل سے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

گھریلو اور مرغی خانہ کی ضروریات کیلئے

سینکڑوں کی تعداد میں ایک روزہ چوزے ۔/۱۵ روپے سینکڑہ تین ہفتہ کی بچھیاں (۔/۵۰ روپے سینکڑہ) مرغیاں بٹھانے والے انڈے (۔/۶ درجن) سارے مغربی پاکستان میں سپلائی کر رہا ہے۔ آپ بھی جلد چوزوں اور بچھیوں کا آرڈر بک کریں۔ نیز جملہ ضروریات مرغی خانہ مثلاً خوراک، اجزاء خوراک، خشک گوشت، خشک دودھ، مچھلی، چوکر، ہڈی کھل، بنولہ بغیر چھلکا کھل تل، چوکر، مونگ، باجری، ٹی ایم ۵ وٹامن پرل، ٹیل، مچھلی، ٹیکہ جات رانی کھیت، چیچک دیگر بیمار ادویہ وغیرہ ارزاں ریٹ پر مہیا کی جاتی ہیں

(مینیجر)

شان خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت کا مقام اور شان کیا تھی ــــ کارڈ آنے پر۔ مفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

فیصد

نئے قرضے برائے ۱۹۸۹ میں روپیہ لگایئے

★ تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا۔

★ ۱۲ر جون تک مساوی قیمت پر جاری کیا جائے گا۔ اس کے بعد ۱۳ر جون سے ۱۹ر جون تک ایک سو روپے گیارہ پیسے فی سینکڑہ قیمت اجراء ہوگی اور پھر گیارہ پیسے فی ہفتہ کے حساب سے تا اطلاع ثانی اضافہ ہوتا رہے گا۔

★ منافع کی ادائیگی ششماہی بنیاد پر ہوگی۔

قرضوں کیلئے درخواستیں سو روپیہ یا اس رقم کیلئے وصول کی جائیں گی جو سو پر مساوی تقسیم ہو سکے

درخواستوں کے فارم مندرجہ ذیل دفاتر سے حاصل ہو سکیں گے:

ا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان، کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چاٹگام، کھلنا اور بوگرہ۔

ب۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک کے دفاتر نہیں ہیں وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی تمام شاخوں سے فارم دستیاب ہوں گے۔

ج۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک کے دفاتر یا نیشنل بینک کی شاخیں نہیں ہیں وہاں سرکاری خزانوں سے فارم ملیں گے۔

وزارت مالیات حکومت پاکستان نے جاری کیا

معاونین خاص تحریک جدید میں شمولیت

مکرم چوہدری محمد امجد خاں صاحب XEN راولپنڈی نے سال رواں کے لئے تحریک جدید کا ایک ہزار روپے کا وعدہ کر کے معاونین خاص میں شمولیت فرمائی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید ترقیات سے نوازے اور دیگر ذی استطاعت احباب کو بھی معاونین خاص میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے خسر محترم چوہدری علم دین صاحب چک ۹، شیخوپورہ ایک ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۶۹-۶-۳ کو فوت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؀ مرحوم بہت متقی اور احمدیت اور خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ خاص محبت رکھتے تھے احمدیت کی تبلیغ کا خاص جوش تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت احمدیہ سے مرحوم کے لئے بلندی درجات کی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(مبارک احمد کارکن دفتر خزانہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی بھتیجی دس دن سے بیمار چلی آرہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد عابد دار العلوم غربی ربوہ)

تریاقِ اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کیلئے کورس ۲۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

دعائے مغفرت

محترمہ حسن بی بی صاحبہ بیوہ میاں فضل الدین صاحب مرحوم قادیانی بقضائے الٰہی لاہور میں مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۹ء بروز جمعرات فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ سیدہ ام المومنین حضرت اماں جان علیہا السلام کی خادمہ تھیں۔ حضور کے وصال کے بعد خاندانِ حضرت مسیح موعود میں عرصہ دراز تک بطور مخلص خادمہ کے خدمات بجا لاتی رہیں۔ مرحومہ کی شادی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود میاں فضل الدین صاحب عرف پھجا سے کی تھی۔ میاں فضل الدین صاحب بھی حضور اقدس کے خادم اور صحابی تھے۔ دونوں میاں بیوی بچپن سے ہی حضور کے گھر میں خادم اور خادمہ تھے۔ مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں۔ ان کے فرزند میاں عبدالرحمٰن صاحب قادیان میں درویش ہیں۔

نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ مرحومہ مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئیں۔ قارئین الفضل از راہِ کرم مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کی دعا فرمائیں۔

خاکسار (چوہدری) محمد شریف ڈینٹل ہسپتال لاہور

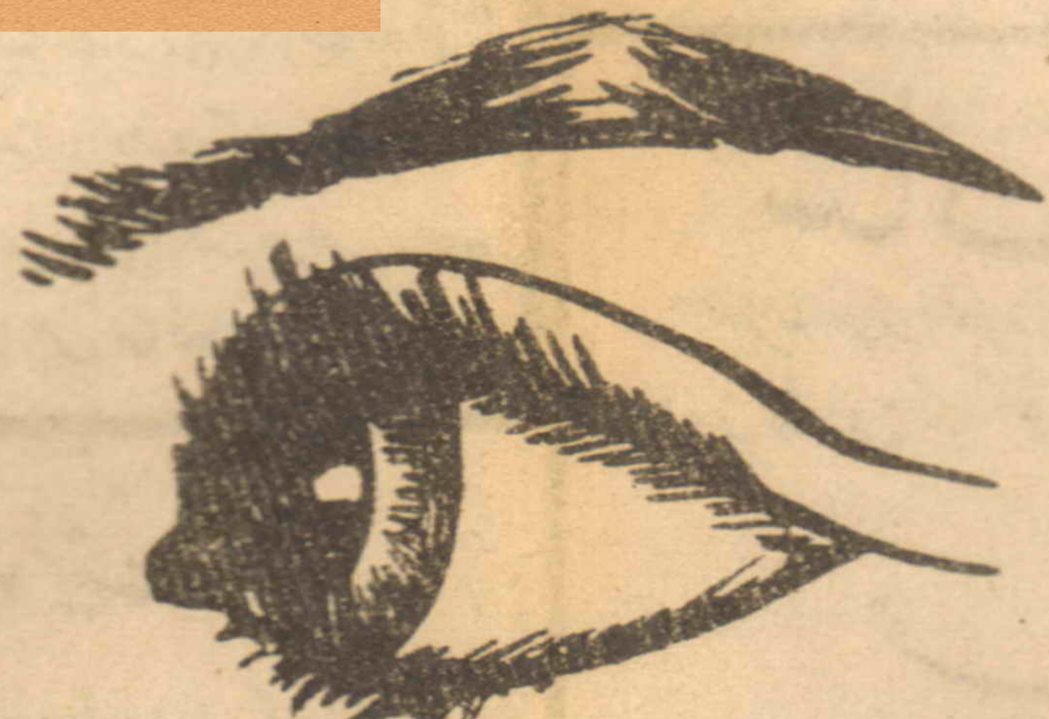

جی ہاں۔

دیکھئے۔

موازنہ کیجئے۔

پوسٹل لائف انشورنس

کو ہر طرح بہتر پائیں گے

سب سے زیادہ بونس!

ایک ہزار روپے کی بیمہ شدہ رقم پر

مین حیات پالیسی:- برائے سال ۶۸-۱۹۶۷ء پر ۳۹ روپے اور برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء پر ۴۲ روپے (عبوری)

میعادی پالیسی:- برائے سال ۶۸-۱۹۶۷ء پر ۳۰ روپے اور برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء پر ۳۳ روپے (عبوری)

پریمیم سب سے کم!

۳۰ سال کی میعادی پالیسی ۲۵ سال کی عمر والوں کے لئے

۳۱ روپے سالانہ ایک ہزار روپے کی بیمہ شدہ رقم پر

پوسٹل لائف انشورنس

PLI-1/69

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

شرح چندہ

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک

کینیڈا وغیرہ سالانہ	۲۶۶ روپے
افریقہ وغیرہ	۲۰۶ ″
بحری ڈاک	۵۰ ″

اندرون ملک:-

سالانہ	۳۰ روپے
ششماہی	۱۶ ″
سہ ماہی	۹ ″
یک ماہ	۳-۷۵ ″
خطبہ نمبر سالانہ	۸ ″

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (مینیجر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ، بیڈ شیٹ، بستر، فرشی دریاں، کھیس تولیے، چادر نماز نقوش پر چونکہ ملتے ہیں

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر ریل بازار لائل پور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ویگنی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ سہ پہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
ویگنی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۰۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۲۰	۹-۱۰	۱۰-۴۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ سہ پہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۵۰	۷-۲۰
ویگنی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
ویگنی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۲۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش خلق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں

برائے مینیجر محمد علی ظفر

ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

مینیجر

ہمدرد نسواں (اٹھرا) (جوبا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

اسلام آباد اور راولپنڈی میں جائداد کی خرید و فروخت اور کرایہ پر لینے اور دینے کے خواہشمند احباب ہماری خدمات سے استفادہ کریں۔
ایجنسی چینج سنٹر۔ آب پارہ۔ اسلام آباد

تاج الصحت

یہ ۱۳۰ صفحہ کی بے مثل اور بے نظیر کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۴۱ کراچی سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھیے
انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

اگر آپ جاننا چاہیں کہ کن سات جگہوں پر نماز پڑھنا منع ہے

نماز مترجم

مرتبہ ماسٹر حمید احمد سنیاسی
صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۲۵ پیسے، ۵۰ پیسے
ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام۔ ربوہ

مجرب دوائیں

کمزور اور سوکھے بچوں کو صحت مند بنانے والی مجرب دوا
شفاء بے بی ٹانک ۲/۵۰، ۱/-
بواسیر کا مکمل علاج کیپسول اور ٹکیاں
نیو پائلز کورس ۵/-
نئی اور پرانی امراض کے لئے ایک دن کی دوا صرف ۲۰ پیسے
غریبوں کے لئے خاص رعایت فہرست مجربات مفت منگوائیں
ہومیوپیتھک ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن شاہ سند یافتہ ۹ سالہ تجربہ
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

قرآنی حقائق بیان کرنے والا
تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ

الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کا تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ ۶/- (منیجر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

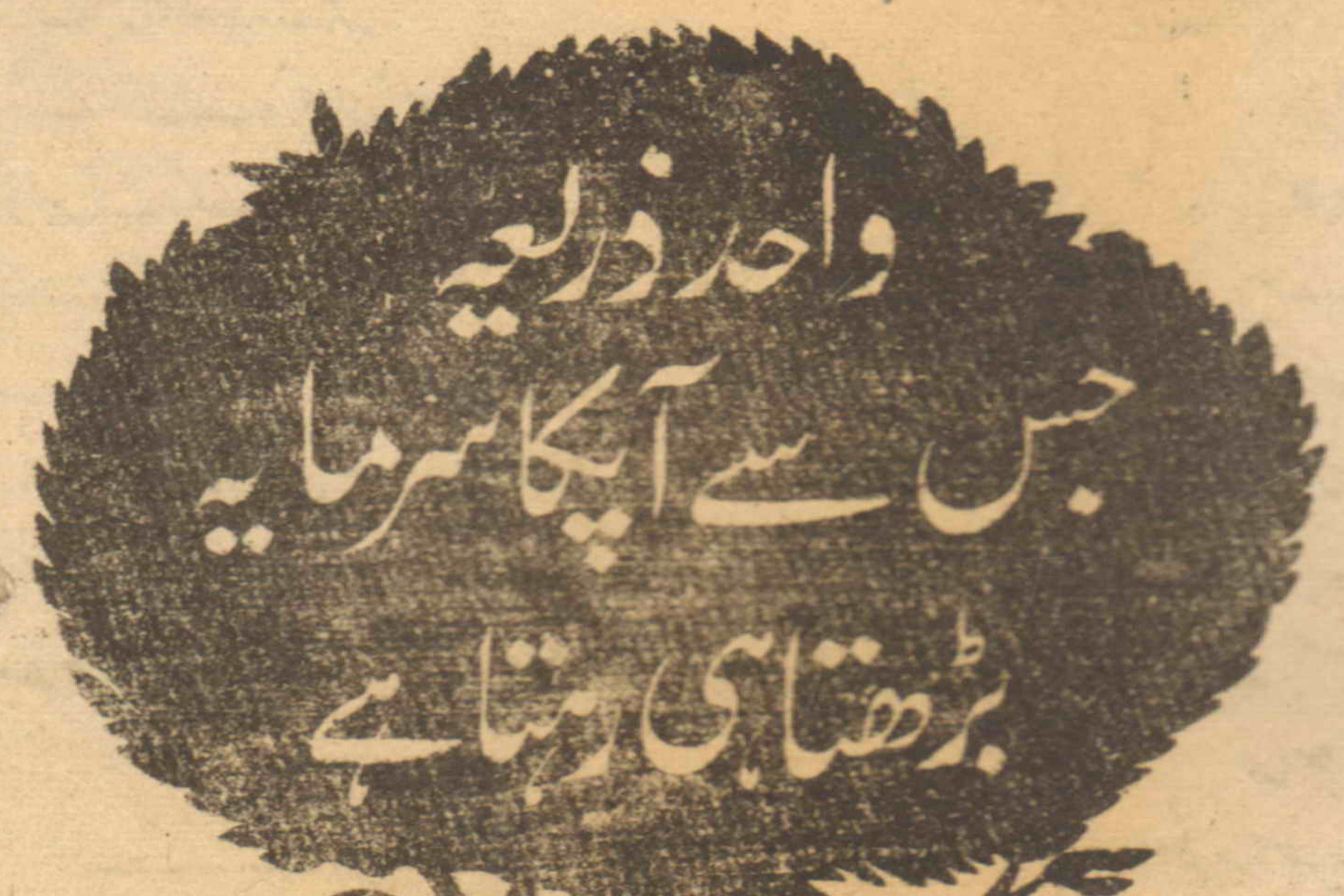

آپ اپنے سرمائے کو دگنا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کر رکھیں۔ اس کے علاوہ آپ اپنی آمدنی پر بھی انکم ٹیکس میں خاصی بچت کرتے ہیں۔ ان سرٹیفکیٹوں پر حاصل شدہ منافع بھی انکم ٹیکس سے بری ہے۔ اپنا مستقبل بھی محفوظ کیجئے اور ملک کی حفاظت میں بھی مدد کیجئے

دس فیصد سالانہ منافع کی ضمانت

انکم ٹیکس میں بچت

سالانہ آمدنی	انوسٹمنٹ الاؤنس	ٹیکس (انوسٹمنٹ کے بغیر)	ٹیکس (انوسٹمنٹ کے بعد)	ٹیکس میں بچت (انوسٹمنٹ کے بعد)	ٹیکس میں بچت کے علاوہ منافع۔ اگر آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیں: ۵ سال بعد	۱۰ سال بعد
روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے
10,000	4,000	445	45	400	1240	4000
15,000	6,000	1210	245	965	1860	6000
20,000	8,000	2020	445	1575	2480	8000
25,000	10,000	2920	770	2150	3100	10000
30,000	12,000	4020	1120	2900	3720	12000
[illegible]0,000	15,000	7570	2695	4875	4650	15000
50,000	18,000	12520	4670	7850	5580	18000

نوٹ: ٹیکس کا تخمینہ 2000 ہزار روپے پرسنل الاؤنس اور 20 فی صد ارنڈ انکم الاؤنس منہا کرنے کے بعد لگایا گیا ہے۔

بچت کیجئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

5، 10، 50، 100، 500، 1000 اور 5,000 روپے قیمت کے سرٹیفکیٹ تمام بینکوں اور ڈاکخانوں سے حاصل کیجئے

اعلان نکاح

مورخہ ۱۶ احسان ۱۳۴۸ ہش کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب ولد خواجہ بشیر احمد صاحب کوٹلی بہرام شہر سیالکوٹ کا نکاح مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ عزیزہ عذرا چغتائی صاحبہ بنت مکرم میاں فیروز دین صاحب چغتائی ساکنہ رحمٰن پورہ شہر لاہور مکرم خواجہ محمد شریف صاحب نے پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے
(سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ مقیم سیالکوٹ)

دورہ انسپکٹران وصایا

مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب منصور انسپکٹر وصایا صدر انجمن احمدیہ ضلع لائل پور کی جماعتوں کا اور مکرم محمد صادق صاحب ضلع گوجرانوالہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر دو اضلاع کی جماعتوں کے سیکرٹریان صاحبان وصایا و موصی صاحبان موصیان سے درخواست ہے کہ ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۸ احسان تا ۱۴ احسان ۱۳۴۸ ہجری شمسی

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ مکرم کمال یوسف صاحب سکنڈے نیویا کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حال ہی میں سویڈن کے شہر گوٹے برگ میں بھی ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اسلام اور احمدیت کو بہت مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ چنانچہ اب تک وہاں بیس افراد قبول حق کی سعادت حاصل کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ مغربی جرمنی سے ایک ماہ کے لئے مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب شمس کو وہاں بھجوایا گیا ہے جو وہاں نومسلم احباب کی تربیت کرنے اور پیغام حق کی اشاعت کرنے میں مصروف ہیں۔

پچھلے دنوں جماعت احمدیہ کے سکنڈے نیوین مشن کے زیر اہتمام سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم وہاں کے ایک اور اہم شہر گوٹے برگ نیز ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے گئے جن میں وہاں کے مقامی احباب نے خاصی تعداد میں شرکت کی۔ الحمدللہ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مبلغین اسلام کی مساعی میں برکت ڈالے اور اپنے فضل سے ان علاقوں میں جلد از جلد اسلام کے غالب آنے کے سامان کرے۔ نیز جماعت گوٹے برگ کو استقامت عطا فرمائے اور اسے بیش از پیش خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین

۳۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو بتاریخ ۱۰ احسان ۱۳۴۸ہش مطابق ۱۰ جون ۱۹۶۹ء تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا پوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نومولود کا نام نصیر احمد رکھا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

۴۔ مبلغ ماریشس مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب ۱۰ جون کو کراچی سے بخیریت ماریشس پہنچ گئے ہیں جماعت ماریشس کے احباب نے بہت کثیر تعداد میں ہوائی اڈہ پر پہنچ کر آپ کا استقبال کیا۔ مکرم قریشی صاحب مئی کے اواخر میں ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا وہاں جانا بابرکت کرے۔ اور آپ کو بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کیا کرتی ہے۔ امسال یہ کلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۱۱ وفا سے ۲۵ وفا ۱۳۴۸ہش مطابق ۱۱ جولائی تا ۲۵ جولائی ۱۹۶۹ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔ ایسی تمام مجالس جن کا کوئی نمائندہ گزشتہ سال کلاس میں شامل نہیں ہوا تھا۔ ان کی نمائندگی اس سال بہت ضروری ہے۔ لہٰذا جملہ مجالس کے قائدین ابھی سے نمائندہ کا انتخاب کر لیں۔ اور مرکز کو اطلاع کر دیں۔ قائدین اضلاع و علاقہ اس اعلان کے بعد خود ہی طور پر ایسا انتظام کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس اس مرکزی کلاس سے استفادہ کر سکیں کلاس کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ اور انفرادی طور پر بھی مجالس کو اطلاع دے دی جائے گی۔

(منتظم سالانہ تربیتی کلاس)

محترم سید میر مسعود احمد صاحب ڈنمارک کے لئے روانہ ہو گئے

دفاتر تحریک جدید میں آپ کو نہایت پر خلوص طور پر الوداع کہا گیا

ربوہ ۱۴ احسان (۱۴ جون) محترم سید میر مسعود احمد صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مع اہل و عیال ڈنمارک جانے کے لئے ۱۲ جون کو علی الصبح بذریعہ موٹر کار لاہور روانہ ہو گئے۔ اسی روز آپ لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر کراچی پہنچ گئے۔ جہاں سے آپ نے آج ۱۴ جون کو صبح ساڑھے سات بجے بذریعہ ہوائی جہاز ڈنمارک روانہ ہونا تھا۔

۱۰ جون کو ۱۱ بجے قبل دوپہر گیسٹ ہاؤس تحریک جدید میں آپ کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ اس سے فارغ ہو کر آپ دفاتر تحریک جدید میں تشریف لائے۔ جہاں احباب جماعت نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنا کر نہایت پر خلوص طور پر الوداع کہا۔ آخر میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا اور آپ کے بچوں کا حافظ و نگہبان ہو آپ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں اور وہاں اشاعت اسلام کی مساعی میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غیر معمولی برکت ڈالے اور جلد از جلد وہاں اسلام کو غلبہ عطا فرمائے۔ آمین۔

صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا کی والدہ ماجدہ محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جملہ بھائیوں اور بہنوں سے محترم سید میر مسعود احمد صاحب اور ان کے اہل و عیال کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست کی ہے۔

اعلان نکاح

ربوہ ۹ جون ۱۹۶۹ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزم خواجہ عبدالمومن صاحب (مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ) کا نکاح مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ امتیاز نرگس صاحبہ بنت خواجہ محمد انور صاحب ٹھیکیدار ٹک شاپ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ساتھ پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(ایم عبدالغنی سیکرٹری امور عامہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد مکرم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری کی طبیعت چند روز سے زیادہ ناساز ہے تمام بزرگان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (البشارت الرحمٰن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵